روزنامہ
الفضل
ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10
ایڈیٹر : عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
بدھ 14/ اپریل 2010ء 28ربیع الثانی 1431 ہجری 14شہادت 1389ھش جلد 60-95 نمبر81

تین شعبوں والی جنگیں

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں:۔

سورۃ المرسلات میں آئندہ جنگوں کا ذکر فرمایا گیا ہے ان کی ایک علامت یہ ہے کہ وہ تین شعبوں والی ہوں گی یعنی بری بھی، بحری بھی اور فضائی بھی۔ اور آسمان سے ایسے شعلے برسیں گے جو قلعوں سے مشابہ ہوں گے، گویا وہ جوگیا رنگ کے اونٹ ہیں۔ ان آیات نے قطعی طور پر ثابت کر دیا کہ یہ باتیں تمثیلی رنگ میں ہو رہی ہیں۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں کسی ایسی جنگ کا تصور موجود نہیں تھا جس میں آسمان سے شعلے برسیں۔ اس لئے لازماً یہ اس علیم وخبیر ہستی کی طرف سے ایک پیشگوئی ہے جو مستقبل کے حالات بھی جانتا ہے۔

آسمان سے قیامت کے دن تو شعلے نہیں برسائے جائیں گے۔ اس لئے یہاں ایک ایٹمی جنگ کی پیشگوئی معلوم ہوتی ہے جس کا ذکر سورۃ دخان میں بھی ملتا ہے کہ اس دن آسمان ان پر ایسی ریڈیائی لہریں برسائے گا کہ اس کے سائے تلے وہ ہر امن سے محروم ہو جائیں گے۔

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

''الہام ۵رمئی ۱۹۰۶ء پھر بہار آئی تو آئے ثلج کے آنے کے دن۔ ثلج کا لفظ عربی ہے اس کے یہ معنی ہیں کہ وہ برف جو آسمان سے پڑتی ہے اور شدّت سردی کا موجب ہو جاتی ہے اور بارش اُس کے لوازم میں سے ہوتی ہے اس کو عربی میں ثلج کہتے ہیں ان معنوں کی بنا پر اِس پیشگوئی کے یہ معنی معلوم ہوتے ہیں کہ بہار کے دنوں میں ہمارے ملک میں خدا تعالیٰ غیر معمولی طور پر یہ آفتیں نازل کرے گا اور برف اور اس کے لوازم سے شدّت سردی اور کثرت بارش ظہور میں آئے گی (یعنی کسی حصہ دنیا میں جو برف پڑے گی وہ شدّت سردی کا موجب ہو جائے گی) اور دوسرے معنی اس کے عربی میں اطمینان قلب حاصل کرنا ہے یعنی انسان کو کسی امر میں ایسے دلائل اور شواہد میسر آجائیں جن سے اُس کا دل مطمئن ہو جائے اِسی وجہ سے کہتے ہیں کہ فلاں تحریر موجبِ ثلج قلب ہوگئی یعنی ایسے دلائل قاطعہ بیان کئے گئے جن سے بکلّی اطمینان ہو گیا اور یہ لفظ کبھی خوشی اور راحت پر بھی استعمال کیا جاتا ہے جو اطمینان قلب کے بعد پیدا ہوتی ہے۔ یہ تو ظاہر ہے کہ جب انسان کا دل کسی امر میں پوری تسلی اور سکینت پا لیتا ہے تو اس کے لوازم میں سے ہے کہ خوشی اور راحت ضرور ہوتی ہے۔ غرض یہ پیشگوئی ان پہلوؤں پر مشتمل ہے اِس پیشگوئی پر غور کرنے سے ذہن ضروری طور پر اس بات کو محسوس کرتا ہے کہ اگر خدا تعالیٰ کے نزدیک اِس جگہ ثلج کے دوسرے معنی ہیں یعنی یہ کہ ہر ایک شبہ اور شک کو دور کرنا اور پوری تسلی بخشنا تو اس جگہ اس فقرہ سے یہ بھی مراد ہوگی کہ چونکہ گذشتہ دنوں میں زلزلوں کی نسبت کج طبع لوگوں نے شبہات بھی پیدا کئے تھے اور ثلج قلب یعنی کلّی اطمینان سے محروم رہ گئے تھے اس لئے بہار کے موسم میں ایک ایسا نشان ظاہر ہوگا جس سے ثلج قلب ہو جائے گا اور گذشتہ شکوک وشبہات بکلّی دور ہو جائیں گے اور حجت پوری ہو جائے گی۔ اس الہام پر زیادہ غور کرنے سے یہی قرینِ قیاس معلوم ہوتا ہے کہ بہار کے دنوں تک نہ صرف ایک نشان بلکہ کئی نشان ظاہر ہو جائیں گے اور جب بہار کا موسم آئے گا تو اِس قدر متواتر نشانوں کی وجہ سے دلوں پر اثر ہوگا کہ مخالفوں کے مُنہ بند ہو جائیں گے اور حق کے طالبوں کے دل پوری تسلی پائیں گے اور یہ بیان اس بنا پر ہے کہ جب ثلج کے معنی تسلی پانا اور شکوک اور شبہات سے رہا ہو جانا سمجھے جائیں۔ لیکن اگر برف اور بارش کے معنی ہوئے تو خدا تعالیٰ کوئی اور سماوی آفات نازل کرے گا۔ واللہ اعلم بالصواب۔''

﴿حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد22ص 471﴾

بیوت الحمد منصوبہ میں مالی قربانی کا موقع

قرآنی تعلیمات کی رو سے بے سہارا افراد، بیواؤں اور غرباء کی ضروریات پوری کرنا خدا تعالیٰ کا پیار حاصل کرنے کا بہترین زینہ ہے۔ بیوت الحمد منصوبہ کے تحت بیوگان اور مستحقین کو حسب ضرورت رہائش کی سہولت فراہم کی جاتی ہے۔ ہر قسم کی سہولیات سے آراستہ بیوت الحمد کالونی میں 106 کوارٹرز تعمیر ہو چکے ہیں۔ اسی طرح ساڑھے چھ صد احباب کو ان کے اپنے اپنے گھروں میں حسب ضرورت جزوی توسیع کیلئے لاکھوں روپے کی امداد دی جا چکی ہے اور امداد کا یہ سلسلہ جاری ہے۔ احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ ضرورت مندوں کا حلقہ وسیع ہونے کے باعث اس بابرکت تحریک میں زیادہ سے زیادہ مالی قربانی پیش فرمائیں۔ ایک مکان کے پورے اخراجات سے لے کر حسب استطاعت آپ جو بھی مالی قربانی پیش فرمائیں مقامی جماعت کے نظام کے تحت یا براہ راست مد بیوت الحمد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں ارسال فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(صدر بیوت الحمد منصوبہ)

ماہر امراض جگر کی آمد

مکرم ڈاکٹر منصور حسن میاں صاحب جگر/ شوگر اور جوڑوں کے امراض کے ماہر فضل عمر ہسپتال ربوہ میں درج ذیل شیڈیول کے مطابق مریضوں کا معائنہ کریں گے۔

17/اپریل 2010ء دوپہر 1:30 بجے تا شام

18/اپریل 2010ء صبح 7:30 بجے سے تا دوپہر

احباب وخواتین سے گزارش ہے کہ وہ ڈاکٹر صاحب کی خدمات سے استفادہ کیلئے ہسپتال تشریف لائیں اور پرچی روم سے قبل از وقت اپنی رجسٹریشن کروالیں۔ مزید معلومات کیلئے استقبالیہ ہسپتال سے رجوع فرمائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

مشعل راہ

ناشکر گزار شیطان کے قدموں پر چلتا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ فرمودہ 12 دسمبر 2003ء میں فرماتے ہیں۔

حضور انور نے سورۃ النور کی آیت 22 تلاوت کی اور فرمایا اس آیت کا ترجمہ ہے کہ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! شیطان کے قدموں پر مت چلو۔ اور جو کوئی شیطان کے قدموں پر چلتا ہے تو وہ تو یقیناً بے حیائی اور ناپسندیدہ باتوں کا حکم دیتا ہے۔ اور اگر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت تم پر نہ ہو تو تم میں سے کوئی ایک بھی کبھی پاک نہ ہو سکتا۔ لیکن اللہ جسے چاہتا ہے پاک کر دیتا ہے۔ اور اللہ بہت سننے والا (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے۔

قرآن کریم میں چار پانچ مختلف جگہوں پر یہ حکم ہے کہ شیطان کے قدموں پر نہ چلو، ان پر چلنے سے بچتے رہو۔ کبھی عام لوگ مخاطب ہیں اور بعض جگہ مومنوں کو مخاطب کیا گیا ہے۔ تو ایمان لانے والوں کو یہ تنبیہ کی ہے، مومنوں کو یہ تنبیہ کی ہے کہ یہ نہ سمجھو کہ ہم ایمان لے آئے اس لئے ہمیں اب کسی چیز کی فکر نہیں ہے۔ فرمایا کہ نہیں۔ تمہیں فکر کرنی چاہئے۔ کیونکہ جہاں تم ذرا بھی لاپرواہ ہوئے، اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہاری توجہ ہٹی تو تمہارا ایمان ضائع ہونے کا خطرہ ہر وقت موجود ہے۔ کیونکہ شیطان گھات میں بیٹھا ہے۔ اس نے تو آدم کی پیدائش کے وقت سے ہی کہہ دیا تھا کہ اب میں ہمیشہ اس کے راستے پر بیٹھا رہوں گا اور شیطان نے اپنے پر یہ فرض کر لیا تھا کہ اللہ تعالیٰ جو بھی آدم اور اس کی اولاد کے لئے نیک راستے تجویز کرے گا وہ ہر وقت ہر راستے پر بیٹھ کر ان کو گمراہ کرنے کی کوشش کرے گا اور شیطان نے یہ کہا کہ میں ان کے دلوں میں طرح طرح کی خواہشات پیدا کروں گا تا کہ وہ سیدھے راستے سے بھٹکتے رہیں۔ مختلف طریقوں سے انسانوں کو ورغلانے کی کوشش کرتا رہوں گا۔ اگر ایک دفعہ میرے ہاتھ سے نکل بھی جائیں تو میں لگاتار حملے کرتا رہوں گا کیونکہ میں تھک کر بیٹھنے والا نہیں ہوں۔ میں دائیں سے بھی حملہ کروں گا، میں بائیں سے بھی حملہ کروں گا، پیچھے سے بھی حملہ کروں گا، سامنے سے بھی حملہ کروں گا۔ اللہ تعالیٰ کو اس نے ایک طرح کا چیلنج دیا تھا کہ ایسے ایسے طریقوں سے حملہ کروں گا کہ ان میں سے بہتوں کو تو شکر گزار نہیں پائے گا۔ تو خیر وہ تو اللہ تعالیٰ نے اس کو جواب دیا لیکن دنیا میں ہم دیکھتے ہیں کہ ناشکر گزار لوگ ہوتے ہیں تو واضح ہو گیا کہ وہ شیطان کے قدموں پر چلنے والے ہیں۔ اور شیطان کے قدموں پر حکم بھی ہے کہ نہ چلو تو اس کا حکم کیا ہے۔ جیسا کہ واضح ہے کہ شیطان کا راستہ اختیار نہ کرو۔ ان باتوں پر عمل نہ کرو جو شیطان کے رستے کی طرف لے جانے والی ہیں۔ جب انسان مومن بھی ہو، پتہ بھی ہو کہ شیطان کا راستہ کونسا ہے اور پھر یہ بھی پتہ ہو کہ شیطان کا راستہ انتہائی بھیانک راستہ ہے۔ یہ مجھے تباہی کے گڑھے کی طرف لے جائے گا تو پھر کیوں ایسا شخص جو ایک دفعہ ایمان لے آیا ہو شیطان کے راستے کو اختیار کرے گا اور اپنی تباہی کے سامان پیدا کرے گا کوئی عقل والا انسان جس نے ایمان بھی دیکھ لیا ہو، جانتے بوجھتے ہوئے کبھی اپنے آپ کو اس تباہی میں نہیں ڈالے گا۔ تو پھر کیوں مومنین کو یہ تنبیہ کی گئی ہے کہ شیطان کے راستے پر مت چلو، اس سے بچتے رہو۔ تو ظاہر ہے یہ وارننگ، یہ تنبیہ اس وجہ سے دی گئی ہے جیسا کہ میں نے پہلے بھی بتایا ہے کہ شیطان نے کھلے طور پر آدم کو، اس کی اولاد کو چیلنج دے دیا تھا کہ میں تمہیں ورغلاتا رہوں گا اور ایسے ایسے طریقوں سے ورغلاؤں گا اور ایسی ایسی جہتوں سے حملہ کروں گا کہ تمہیں پتہ بھی نہیں چلے گا کہ ہو کیا گیا ہے۔ اور یہ حملے ایسے پلاننگ سے اور آہستہ آہستہ ہوں گے کہ تم غیر محسوس طریق پر یہ راستہ اختیار کرتے چلے جاؤ گے میرا مسلک اختیار کرتے چلے جاؤ گے۔

(روزنامہ الفضل 30 مارچ 2004ء)

والد محترم عبدالرشید خان صاحب کی وفات

(از: عبدالسمیع خان۔ ایڈیٹر الفضل)

خاکسار کے والد مکرم عبدالرشید خان صاحب ابن مکرم عبدالکریم خان صاحب 10 ؍ اپریل 2010ء کو رات سوا دس بجے فضل عمر ہسپتال ربوہ کے I.C.U میں انتقال کر گئے۔ پچھلے دو سال سے مختلف بیماریوں کی وجہ سے ان کی صحت گرتی جا رہی تھی۔ سانس کی تکلیف کی وجہ سے ہسپتال داخل کروایا گیا تھا مگر آخر ہماری تمام تر کوششوں کے باوجود خدا کی تقدیر غالب آ گئی اور وہ ہمیں چھوڑ کر آخری سفر پر روانہ ہو گئے۔

محترم والد صاحب کی زندگی مصروفیت، خدمت اور ہمدردی خلق سے بھرپور تھی۔ آپ 5 ؍ اگست 1933ء کو خوشاب میں پیدا ہوئے۔ میرے دادا جو امام مسجد تھے نے 1930ء میں 72 مقتدیوں کے ساتھ حضرت مصلح موعود کی بیعت کی تھی اور پھر اس مسجد سے نکالے جانے کے بعد اپنی زمین پر احمدیہ بیت الذکر بنانے کی توفیق پائی۔

والد صاحب پٹواری کے طور پر بھرتی ہوئے اور پھر ترقی کرتے کرتے تحصیلدار کے عہدے سے ریٹائر ہوئے۔ اس سارے عرصہ میں نہایت دیانتداری کے ساتھ فرائض سرانجام دیئے۔ رشوت وغیرہ کے تو قریب بھی نہیں پھٹکتے تھے اس لئے بطور احمدی مخالفت کے باوجود غیر متعصب افسران انہیں بہت پسند کرتے تھے۔

اگست 1972ء میں ہماری تعلیم و تربیت اور خلیفہ وقت کے قرب کی خاطر ربوہ ہجرت کی اور دارالعلوم وسطی ربوہ میں قسطوں میں اپنا مکان بنایا۔

آپ خوشاب میں 4 سال قائد مجلس خدام الاحمدیہ رہے۔ نیز دیگر کئی خدمات کی توفیق پائی۔ جولائی 2001ء سے جون 2009ء تک صدر محلّہ دارالعلوم وسطی کے طور پر فرائض انجام دیئے۔ نماز، تہجد اور تلاوت کے بہت پابند تھے۔ ان کی خدمت کا ایک خاص دائرہ دفتر صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ کے تحت مضافاتی کمیٹی سے تعلق رکھتا ہے۔ 1993ء سے آخر تک اس سلسلہ میں سینکڑوں الجھے ہوئے کیس حل کئے۔ بہت صلح جُو، دھیمے اور مستقل مزاج کے حامل تھے۔ ہر قسم کا ریکارڈ نہایت عمدگی سے ترتیب دیتے اور محفوظ رکھتے تھے۔ وقت کے پابند، خلافت سے بے پناہ محبت کرنے والے اور ہمہ وقت خدمت دین بجالانے والے تھے۔ اپنے محلّہ کی بیت الذکر کی توسیع اور دیگر بہت سے کام آپ نے کروائے۔

خاکسار کی والدہ محترمہ زرینہ اختر صاحبہ جنوری 2006ء میں وفات پا گئی تھیں۔ ہم 4 بھائی اور ایک بہن ان کی اولاد ہیں۔

1۔ خاکسار 2۔ مکرم عبدالسلام طارق صاحب جرمنی

باقی صفحہ 8 پر

مکرم رانا فاروق احمد صاحب امیر و مربی انچارج بینن

بینن میں بین المذاہب کانفرنس

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ بینن کو 17 اور 18 نومبر 2009ء کو چیمبر آف کامرس کے بڑے ہال میں بین المذاہب کانفرنس کے انعقاد کی توفیق ملی۔ جس میں تین بڑے مذاہب نے شرکت کی۔ عیسائیوں کے بڑے فرقوں کے علاوہ Animist بھی شریک ہوئے۔ کانفرنس کا آغاز دعا سے ہوا جو اپنے اپنے مسلک کے مطابق کی گئی۔ تلاوت قرآن کریم اور اس کا فرنچ زبان میں ترجمہ مکرم آرونہ ابوبکر صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ نے کیا۔ پہلی تقریر جو جماعت کی نمائندگی میں تھی "عصر حاضر کے مسائل کا حل" کے موضوع پر مکرم لقمان بصیرو صاحب معتمد مجلس خدام الاحمدیہ بینن نے کی۔

یہ تقریر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی کتاب سے تیار کی گئی تھی۔ اس تقریر کو حاضرین نے بہت پسند کیا۔ مختلف مذاہب کے سکالرز نے اس پر جو ریمارکس دئے ان میں سے Woudon کے سکالر نے کہا کہ دین کی صحیح تعلیم آج سننے کا موقع ملا ہے۔ ایک اور سکالر نے کہا کہ لوگ دین کو بدنام کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ تمام سوالات کے جوابات کے طور پر یہ معلومات ہمارے لئے کافی ہیں۔ ایک عیسائی مذہبی سکالر نے کہا کہ جو کچھ دین کے بارہ میں بیان کیا گیا ہے اور دنیا میں جو ہم عملاً دیکھتے ہیں بڑا فرق ہے۔ تقریر کے بعد تمام سوالات کے احسن رنگ میں جوابات دیئے گئے۔

دوسری تقریر عیسائیت کے سیلست فرقہ کی تھی جس میں عورت کے مسائل کو موضوع بنایا گیا تھا۔ تیسری تقریر پروٹسٹنٹ فرقہ کی تھی جس کا موضوع "فیملی مسائل اور وراثت" تھا۔ جماعت کی طرف سے کی گئی تقریر کو سب سے زیادہ پسند کیا گیا۔

دوسرے روز بھی دعا سے کارروائی کا آغاز ہوا۔ پھر مُورل اور فنانس کی رپورٹس پیش کی گئیں اس کے بعد جنرل اسمبلی میں بین المذاہب کونسل بینن کے دو سال کے لئے عہدیداران کا انتخاب ہوا۔ اس میں پروٹسٹنٹ پادری کو صدر اور خاکسار کو نائب صدر منتخب کیا گیا۔ جبکہ Animist کی ایک عورت کو دوسری نائب صدر منتخب کیا گیا۔

اس موقع پر لٹریچر کا ایک سٹال بھی لگایا گیا جس میں بعض کتب لوگوں کو مفت دی گئیں۔ اس موقع پر لوگوں نے ہمارے سٹال کو دیکھا اور جماعت کو دعوت الی اللہ کے مواقع میسر آئے۔ نیشنل ٹی وی نے اپنی خبروں میں اس کو نشر کیا اور خاکسار کا انٹرویو بھی دکھایا گیا۔ اللہ تعالیٰ ہمارے اس پروگرام میں برکت ڈالے اور بینن کی سرزمین کو احمدیت سے جلد منور کر دے۔

(الفضل انٹرنیشنل 26 فروری 2010ء)

مکرم نذیر احمد خادم صاحب

شوکت وشانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت مسیح موعود کی ولولہ انگیز تحریکات کی روشنی میں

نبی کریم ﷺ کی مدح اور عظمت وشوکت کے بارہ میں بانی احمدیت فرماتے ہیں کہ:۔

چوں زمن آید ثنائے سرور عالی تبار
عاجز از مدحش زمین و آسمان و ہر دوار

ترجمہ:۔"میں اس عالی مرتبہ نبیوں کے سردار وسرتاج محمد ﷺ کی تعریف وتوصیف کس طرح بیان کرسکتا ہوں جس کی تعریف کا حق ادا کرنے سے زمین وآسمان اور دونوں جہان عاجز وقاصر ہیں۔

سید الانبیاء حبیب خدا، احمد مجتبیٰ، محمد مصطفیٰ ﷺ کے اعلیٰ وارفع مقام اور وہم وگمان سے برتر عظمت وشان کے بارہ میں حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود اپنی جماعت کو مخاطب کرکے فرماتے ہیں کہ!

"نوع انسان کے لئے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن اور تمام آدم زادوں کے لئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفیٰ ﷺ۔سو تم کوشش کرو کہ سچی محبت اس جاہ وجلال کے نبی کے ساتھ رکھو اور اس کے غیر کو اس پر کسی نوع کی بڑائی مت دو تا آسمان پر تم نجات یافتہ لکھے جاؤ......نجات یافتہ کون ہے؟ وہ جو یقین رکھتا ہے کہ خدا سچ ہے اور محمد ﷺ اس میں اور تمام مخلوق میں درمیانی شفیع ہے اور آسمان کے نیچے نہ اس کے ہم مرتبہ کوئی اور رسول ہے اور نہ قرآن کے ہم مرتبہ کوئی اور کتاب ہے"۔

(کشتی نوح۔روحانی خزائن جلد19 ص13)

حضرت مسیح موعود اپنے آقا ومطاع حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو زندہ اور زندگی بخش رسول قرار دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

"کسی کیلئے خدا نے نہ چاہا کہ وہ ہمیشہ زندہ رہے مگر یہ برگزیدہ نبیؐ ہمیشہ کیلئے زندہ ہے"۔

(کشتی نوح۔روحانی خزائن جلد19 ص14)

اسی مضمون اور مفہوم کو آپ اپنے نعتیہ کلام میں درج ذیل روح پرور اور وجد آفرین الفاظ وانداز میں یوں بیان فرماتے ہیں کہ۔

زندگی بخش جامِ احمدؐ ہے
کیا ہی پیارا یہ نامِ احمدؐ ہے
لاکھ ہوں انبیاء مگر بخدا
سب سے بڑھ کر مقامِ احمدؐ ہے

اپنی کتاب حقیقۃ الوحی میں بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نبی کریم ﷺ کی عظمت شان کا اظہار جس پرشوکت اور پُر تاثیر انداز میں فرماتے ہیں وہ پڑھنے سے تعلق رکھتا ہے ملاحظہ کیجئے:۔

"میں ہمیشہ تعجب کی نگہ سے دیکھتا ہوں کہ یہ عربی نبی جس کا نام محمد ہے (ہزار ہزار درود اور سلام اس پر) یہ کس عالی مرتبہ کا نبی ہے۔اس کے عالی مقام کا انتہاء معلوم نہیں ہوسکتا اور اس کی تاثیر قدسی کا اندازہ کرنا انسان کا کام نہیں۔افسوس کہ جیسا حق شناخت کا ہے اس کے مرتبہ کو شناخت نہیں کیا گیا۔وہ توحید جو دنیا سے گم ہو چکی تھی وہی ایک پہلوان ہے جو دوبارہ اس کو دنیا میں لایا ......خدا نے.....اس کو تمام انبیاء اور تمام اولین وآخرین پر فضیلت بخشی.......وہی ہے جو سرچشمہ ہر ایک فیض کا ہے اور وہ شخص جو بغیر اقرار افاضہ اس کے کسی فضیلت کا دعویٰ کرتا ہے وہ انسان نہیں ہے بلکہ ذریت شیطان ہے کیونکہ ہر ایک فضیلت کی کنجی اس کو دی گئی ہے اور ہر ایک معرفت کا خزانہ اس کو عطا کیا گیا ہے"۔

(حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد22 صفحہ 118 تا119)

ہمیشہ کی روحانی زندگی والا نبی اور جلال اور تقدس کے تخت پر بیٹھنے والا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ہے"۔

(تریاق القلوب روحانی خزائن جلد15 ص141)

"نبی کریمؐ کی فضیلت کل انبیاء پر میرے ایمان کا جزو اعظم ہے"۔ (ملفوظات جلد1 ص420)

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ ستر اشعار پر مشتمل اپنے عربی قصیدہ میں اپنے محبوب رسول کریم ﷺ کی شوکت شان کا اظہار ان الفاظ میں فرماتے ہیں:۔

ترجمہ"بے شک میں آپؐ کے روشن و درخشاں چہرے میں ایسی شان دیکھتا ہوں جو انسانی خصائل سے بالا واعلیٰ ہے۔

آپؐ نے اپنے کمال وجمال اور اپنے جلال اور اپنے شاداب دل کے ساتھ ساری مخلوق پر فوقیت وبرتری حاصل کرلی ہے۔

بے شک محمد ﷺ خیرالوریٰ، معززین میں سے برگزیدہ اور سرداروں میں سے چنیدہ ہیں۔

آپؐ ہر مقرب اور (راہِ سلوک میں) آگے بڑھنے والے سے افضل ہیں اور فضیلت کارہائے نمایاں پر موقوف ہے نہ کہ زمانہ پر۔

اے اللہ! اپنے نبی کریمؐ پر ہمیشہ درود بھیجتا رہ اس دنیا میں بھی اور دوسری دنیا میں بھی"۔

حضرت مسیح موعود نے اپنی تصنیف منیف حقیقۃ الوحی میں رسول کائنات، فخر موجودات حضرت محمد ﷺ کے عشق ومحبت میں ایک روح پرور نعت فارسی زبان میں 26 اشعار پر مشتمل لکھی ہے جس کا ہر شعر پڑھنے سے تعلق رکھتا ہے صرف دو شعر ملاحظہ فرمائیں:۔

ترجمہ:۔میں نہیں جانتا کہ دونوں جہانوں میں کوئی بھی ایسا انسان ہو جو محمد ﷺ کی سی شان وشوکت رکھتا ہو۔

اگر تو آپ ﷺ کی (صداقت کی) دلیل چاہتا ہے تو آپ کا عاشق بن جا محمد ﷺ کا وجود ہی آپؐ کی سچائی کی دلیل ہے۔

پھر حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

"ہم جب انصاف کی نظر سے دیکھتے ہیں تو تمام سلسلہ نبوت میں سے اعلیٰ درجہ کا جوانمرد نبیؐ اور زندہ نبی اور خدا کا اعلیٰ درجہ کا پیارا نبیؐ صرف ایک مرد کو جانتے ہیں یعنی وہی نبیوں کا سردار، رسولوں کا فخر، تمام مرسلوں کا سرتاج جس کا نام محمد مصطفیٰ واحمد مجتبیٰ ﷺ ہے جس کے زیر سایہ دس 10 دن چلنے سے وہ روشنی ملتی ہے جو پہلے اس سے ہزار برس تک نہیں مل سکتی تھی"۔

(سراج منیر۔روحانی خزائن جلد12 ص82)

اب آسمان کے نیچے فقط ایک ہی نبی اور ایک ہی کتاب ہے یعنی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ جو اعلیٰ وافضل سب نبیوں سے اور اتم واکمل سب رسولوں سے اور خاتم الانبیاء اور خیر الناس ہیں جن کی پیروی سے خدائے تعالیٰ ملتا ہے۔اور ظلماتی پردے اٹھتے ہیں اور اسی جہان میں سچی نجات کے آثار نمایاں ہوتے ہیں"۔

(براہین احمدیہ۔روحانی خزائن جلد1 ص557 حاشیہ در حاشیہ)

اگر کسی نبی کی فضیلت اس کے ان کاموں سے ثابت ہوسکتی ہے جن سے بنی نوع کی سچی ہمدردی سب نبیوں سے بڑھ کر ظاہر ہو تو اے سب لوگو! اٹھو اور گواہی دو کہ اس صفت میں محمد ﷺ کی دنیا میں کوئی نظیر نہیں"۔

(مرزا غلام احمد قادیانی جلد1 ص408)

ذرا کمال اخلاص ووفا، دل کی گہرائیوں سے نکلے ہوئے اور صدق وصفا کی روح سے معمور ان بے ساختہ الفاظ اور عشق رسولؐ میں ڈوبے ہوئے انداز کو ملاحظہ فرمایئے جو حضرت مسیح موعود کے قلب صافی سے نکل کر خوبصورت موتیوں کی مالا بن گیا ہے۔آپ فرماتے ہیں کہ۔

(الف)"وہ اعلیٰ درجہ کا نور جو انسان کو دیا گیا یعنی انسان کامل کو وہ ملائک میں نہیں تھا، نجوم میں نہیں تھا، قمر میں نہیں تھا، آفتاب میں بھی نہیں تھا وہ زمین کے سمندروں اور دریاؤں میں بھی نہیں تھا وہ لعل اور یاقوت اور زمرد اور الماس اور موتی میں بھی نہیں تھا۔غرض وہ کسی چیز ارضی اور سماوی میں نہیں تھا۔صرف انسان میں تھا یعنی انسان کامل میں جس کا اتم اور اکمل اور اعلیٰ اور ارفع فرد ہمارے سید ومولیٰ سید الانبیاء سید الاحیاء محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں......یہ شان اعلیٰ اور اکمل اور اتم طور پر ہمارے سید ہمارے مولیٰ ہمارے ہادی نبی اُمّی صادق، مصدوق محمد مصطفیٰ ﷺ میں پائی جاتی تھی"۔

(آئینہ کمالات اسلام۔روحانی خزائن جلد5 ص160)

(ب) وہ انسان جس نے اپنی ذات سے اپنی صفات سے، اپنے افعال سے اپنے اعمال اور اپنے روحانی اور پاک قویٰ کے پُر زور دریا سے کمال تام کا نمونہ علماً وعملاً وصدقاً وثباتاً دکھلایا اور انسان کامل کہلایا ......وہ انسان جو سب سے زیادہ کامل اور انسان کامل تھا اور کامل نبی تھا اور کامل برکتوں کے ساتھ آیا جس سے روحانی بعث اور حشر کی وجہ سے دنیا کی پہلی قیامت ظاہر ہوئی اور ایک عالم کا عالم مرا ہوا اس کے آنے سے زندہ ہوگیا۔وہ مبارک نبی حضرت خاتم الانبیاء امام الاصفیاء ختم المرسلین فخر النبیین جناب محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں۔اے پیارے خدا اس پیارے نبی پر وہ رحمت اور درود بھیج جو ابتداء دنیا سے تو نے کسی پر نہ بھیجا ہو۔

(اتمام الحجۃ۔روحانی خزائن جلد 8 ص36)

سلسلہ کے قیام اور وصیت کی غرض

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

(دین) سخت اور خطرناک ضعف کی حالت میں ہے۔اس پر یہی آفت اور مصیبت نہیں کہ باہر والے اس پر حملے کررہے ہیں۔اگرچہ یہ بالکل سچ ہے کہ مخالف سب کے سب مل کر ایک ہی کمان سے تیر مار رہے ہیں اور جہاں تک ان سے ہوسکتا ہے وہ اس کو مٹا دینے کی سعی اور فکر کرتے ہیں لیکن اس مصیبت کے علاوہ بڑی بھاری مصیبت یہ ہے کہ اندرونی غلطیوں نے (دین) کے درخشاں چہرہ پر ایک نہایت ہی تاریک حجاب ڈال دیا ہے اور سب سے بڑی آفت یہ ہے کہ اس میں روحانیت نہیں رہی۔اس سے میری مراد یہ ہے کہ ان لوگوں میں (-) روحانیت موجود نہیں ہے اور اس پر دوسری بدقسمتی یہ کہ وہ انکار کر بیٹھے ہیں کہ اب کوئی ہو ہی نہیں سکتا جس سے خدا تعالیٰ کا مکالمہ مخاطبہ ہو اور وہ خدا تعالیٰ پر زندہ اور تازہ یقین پیدا کرسکے۔ایسی حالت اور صورت میں اس نے ارادہ فرمایا ہے کہ (دین) کے چہرہ پر سے وہ تاریک حجاب ہٹا دے اور اس کی روشنی سے دلوں کو منور کرے اور ان بے جا اتہامات اور حملوں سے جو آئے دن مخالف اس پر لگاتے اور کرتے ہیں اسے محفوظ کیا جاوے۔اس غرض سے یہ سلسلہ اللہ تعالیٰ نے قائم کیا ہے۔وہ چاہتا ہے کہ ......اپنا نمونہ دکھاویں۔یہی وجہ ہے جو میں نے پسند کیا ہے کہ ایسے لوگ جو اشاعت (دین) کا جوش دل میں رکھتے ہیں اور جو اپنے صدق اور اخلاص کا نمونہ دکھا کر فوت ہوں اور اس مقبرہ میں دفن ہوں ان کی قبروں پر ایک کتبہ لگادیا جاوے جس میں اس کے مختصر سوانح ہوں اور اس اخلاص ووفا کا بھی کچھ ذکر ہو جو اس نے اپنی زندگی میں دکھایا تا جو لوگ اس قبرستان میں آویں اور ان کتبوں کو پڑھیں ان پر ایک اثر ہو اور مخالف قوموں پر بھی ایسے صادقوں اور راستبازوں کے نمونے دیکھ کر ایک خاص اثر پیدا ہو۔اگر یہ بھی اسی قدر کرتے ہیں جس قدر مخالف قومیں کررہی ہیں اور وہ لوگ کررہے ہیں جن کے پاس حق اور حقیقت نہیں تو انہوں نے کیا کیا۔پھر انہیں تو ایسی حالت میں شرمندہ ہونا چاہئے۔

(ملفوظات جلد چہارم ص616)

مکرم مظفر احمد درانی صاحب

بندے اور خدا کا تعلق

اللہ تعالیٰ سے پختہ تعلق پیدا کر کے ہی انسان کامل چین پا سکتا ہے

اللہ تعالیٰ اس کائنات کا خالق اور مالک ہے جس نے اس دنیا کو پیدا کر کے اس میں انسان کو اشرف المخلوقات بنایا اور انسان کی روحانی بقا کے لئے اسے اپنے تعلق سے نوازا لیکن انسان اپنی کمزوری کے باعث اس تعلق میں کمزور پڑ جاتا ہے۔ جس کے ازالہ کے لئے اللہ تعالیٰ اپنے نبیوں اور رسولوں کو حسب ضرورت بھیجتا رہتا ہے تا محبت و اخلاص کا یہ تعلق مضبوط ہوتا رہے۔ چنانچہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود بیان فرماتے ہیں:

”وہ کام جس کے لئے خدا نے مجھے مامور فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ خدا میں اور اس کی مخلوق کے رشتہ میں جو کدورت واقع ہوگئی ہے اس کو دور کر کے محبت اور اخلاص کے تعلق کو دوبارہ قائم کروں......اور سب سے زیادہ یہ کہ وہ خالص اور چمکتی ہوئی توحید جو ہر ایک قسم کی شرک کی آمیزش سے خالی ہے، جو اب نابود ہو چکی ہے۔ اس کا دوبارہ قوم میں دائمی پودا لگا دوں۔“

(لیکچر لاہور۔ روحانی خزائن جلد 20 ص 180)

تعلق باللہ کی بنیاد

تعلق باللہ کی بنیاد دل پر ہے۔ اگر دل گندہ ہو اور محبت سے خالی ہو تو ظاہر میں کتنی بھی فروتنی دکھائی جائے یا اخلاص کا اظہار کیا جائے اس کا کوئی فائدہ نہیں بلکہ ایسا فعل ایک لعنت ہے جو اپنے مرتکب کو تاریکی کے عمیق گڑھوں میں گرا دیتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

پس ان نماز پڑھنے والوں پر ہلاکت ہو۔ جو اپنی نماز سے غافل رہتے ہیں۔ وہ لوگ جو دکھاوا کرتے ہیں۔ (الماعون آیات 5 تا 7)

یعنی خدا تعالیٰ کا غضب نازل ہوگا ان لوگوں پر جو عبادت تو کرتے ہیں مگر اس کی حقیقت سے غافل ہیں اور صرف لوگوں کو دکھاوے کے لئے نماز پڑھ لیتے ہیں اسی طرح دکھاوے کے صدقات کرنے والے کے متعلق فرمایا کہ

اس کی مثال ایک ایسی چٹان کی طرح ہے جس پر مٹی (کی تہہ) ہو۔ پھر اس پر موسلا دھار بارش برسے تو اسے چٹیل چھوڑ جائے۔

یعنی اس کی حالت اس پتھر کی طرح ہے جس پر جب بارش پڑے تو بجائے اس کے کہ دانہ اُگے وہ مٹی کو بھی بہا دیتی ہے اور دانہ اُگ نہیں سکتا۔ (البقرہ:265) اس قسم کا صدقہ دینے والا بھی فضل کا وارث ہونے کی بجائے اپنی حالت کو اور بھی خراب کر لیتا ہے۔ پس دل میں ایمان و احترام، زبان سے اقرار اور جوارح عمل سے اظہار تعلق باللہ کا ثبوت مہیا کرتے ہیں۔ جب انسان اللہ کا ہو جائے تو اللہ اس انسان کی تمام حاجات و ضروریات کا خود متکفل ہو جاتا ہے۔

خدا سے بندے کا تعلق

ہمارا اصل تعلق اللہ تعالیٰ سے ہی ہے کیونکہ ہمارے آرام اور ہماری ترقی اور ہماری کامیابی کے سب سامان اسی نے پیدا کئے ہیں۔ ہماری ہستی کے وجود میں لانے کا بھی وہی باعث ہے اور ہماری آئندہ زندگی بھی اسی کے فضل سے وابستہ ہے۔ اس سے بڑھ کر نہ ہمارے والدین ہو سکتے ہیں، نہ ہماری اولاد، نہ ہمارے بھائی، نہ ہماری بیویاں، نہ ہمارے خاوند، نہ ہمارے دوست، نہ ہمارے اہل ملک، نہ ہماری حکومت، نہ ہمارا ملک، نہ ہماری جائیداد، نہ ہمارا عہدہ، نہ ہماری عزت، نہ خود ہماری جان، کیونکہ یہ سب چیزیں اللہ تعالیٰ کے عطیوں کا ایک جزو ہیں اور وہ اس کل کا معطی ہے۔ درحقیقت ان صفات کو بیان کرنے کے بعد جو اوپر بیان ہو چکی ہیں وہی مذہب سچا ہو سکتا ہے جو انسان سے یہ مطالبہ کرے کہ وہ خدا تعالیٰ کی محبت اور اس کے ادب کو سب چیزوں کی محبت سب حاکموں کے ادب پر فوقیت دے اور خدا کی رضا کے لئے سب چیزوں کو قربان کرنا پڑے تو کر دے۔ مگر خدا کی رضا کو کسی اور چیز پر قربان نہ کر دے۔ وہ اس امر کا مطالبہ کرے کہ خدا تعالیٰ کی محبت انسان کے دل میں سب چیزوں سے زیادہ ہونی چاہئے اور اس کی یاد سب پیاروں کی یاد سے بڑھ کر ہونی چاہئے، اس کے وجود کو ایک دور کے ملک کے پہاڑ یا دریا کی طرح عالم موجودات کا ایک فرد نہیں سمجھ چھوڑنا چاہئے بلکہ اس کو ہر ایک زندگی کا سرچشمہ اور ایک امید کا مرکز اور ہر ایک نظر کا مطمح بنانا چاہئے۔

یہی تعلیم دیتے ہوئے۔ قرآن کریم فرماتا ہے۔

اے ہمارے رسول! کہہ دے اگر تمہارے ماں باپ اور تمہاری اولاد اور تمہارے بھائی بہنیں اور تمہاری بیویاں یا تمہارے خاوند یا تمہارے مال جن کو تم محنتوں سے کماتے ہو یا تمہاری تجارتیں جن میں نقصان ہو جانے کا تمہیں خطرہ ہوتا ہے یا تمہارے گھر جن کو تم پسند کرتے ہو اللہ اور اس کے رسول اور اللہ کی رضا کے لئے کوشش کرنے کی نسبت تمہیں زیادہ پیارے ہیں تو (تم مومن نہیں ہو) تم انتظار کرو اس وقت کا جب اللہ تعالیٰ تمہارے متعلق کوئی فیصلہ کرے اور اللہ عہد شکن لوگوں کو کامیاب نہیں کرتا۔ (التوبہ:24)

ایک مومن ہرگز مومن نہیں کہلا سکتا جب تک اس کا اللہ تعالیٰ سے ایسا ہی تعلق نہ ہو جو اس آیت میں بیان ہوا ہے۔ اسے خدا کی رضا کے لئے ہر ایک دیگر چیز اور ہر ایک دوسرے جذبہ کو قربان کر دینا چاہئے۔ اس کی محبت ہر ایک دوسری چیز پر اسے مقدم ہونی چاہئے۔ ایک دوسری جگہ پر اللہ تعالیٰ محبت الٰہی کی علامت کا اس طرح ذکر فرماتا ہے کہ

مومن وہ ہیں جو خدا تعالیٰ کو یاد کرتے رہتے ہیں کھڑے بھی اور بیٹھے بھی اور لیٹے ہوئے بھی۔ (آل عمران آیت :192) یعنی اللہ تعالیٰ کی محبت ان کے دلوں میں ایسی گھر کر جاتی ہے کہ وہ بار بار اس کی ملاقات اور اس کے قرب کی خواہش کرتا ہے اور جس طرح ایک عاشق اپنے معشوق کو ہر وقت یاد کرتا رہتا ہے۔ اس سے بھی زیادہ ایسا انسان اللہ تعالیٰ کی یاد میں مشغول رہتا ہے اس کے احسانات اور اس کی خوبیاں اور اس کے قرب کی تمنا اور اس سے ایک ہو جانے کی خواہش اس کے دل میں بار بار جوش مارتی رہتی ہے۔ حتیٰ کہ دن کو کام کے وقت یا آرام کی خاطر بیٹھنے کے وقت یا رات کو سوتے وقت بھی اس کی طرف بندہ کی توجہ پھرتی رہتی ہے۔

اسی طرح فرماتا ہے کہ

مومن صرف وہ لوگ ہیں جن کے دل پر خدا تعالیٰ کا ایسا رعب ہوتا ہے کہ اگر خدا تعالیٰ کا نام ان کی مجلس میں آ جائے تو ان کے دلوں میں خشیت اللہ کی ایک لہر پیدا ہو جاتی ہے اور جب اللہ تعالیٰ کا کلام ان کے سامنے پڑھا جائے تو ان کا دل ایمان سے بھر جاتا ہے اور وہ اپنے رب پر توکل کرتے ہیں۔ (انفال آیت :3) یعنی ہر اک کام کا انجام پانا اسی کی مدد پر موقوف سمجھتے ہیں اور اپنی کامیابیوں کو اسی کے فضل پر منحصر خیال کرتے ہیں۔

خدا تمہیں بلا رہا ہے

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود بیان فرماتے ہیں:

”خدا کسی پر اپنے فیض کا دروازہ بند نہیں کرتا بلکہ اپنے دونوں ہاتھوں سے بلا رہا ہے کہ میری طرف آؤ اور جو لوگ پورے زور سے اس کی طرف دوڑتے ہیں ان کے لئے دروازہ کھولا جاتا ہے۔

سو میں نے محض خدا کے فضل سے نہ اپنے کسی ہنر سے اس نعمت سے کامل حصہ پایا ہے جو مجھ سے پہلے..........خدا کے برگزیدوں کو دی گئی تھی اور میرے لئے اس نعمت کا پانا ممکن نہ تھا اگر میں اپنے سید و مولیٰ فخر الانبیاء اور خیر الوریٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے راہوں کی پیروی نہ کرتا۔ سو میں نے جو کچھ پایا اس پیروی سے پایا اور میں اپنے سچے اور کامل علم سے جانتا ہوں کہ کوئی انسان بجز پیروی اس نبی ﷺ کے خدا تک نہیں پہنچ سکتا اور نہ معرفت کاملہ کا حصہ پا سکتا ہے اور میں اس جگہ یہ بھی بتلاتا ہوں کہ وہ کیا چیز ہے کہ سچی اور کامل پیروی آنحضرت ﷺ کے بعد سب باتوں سے پہلے دل میں پیدا ہوتی ہے سو یاد رہے کہ وہ قلب سلیم ہے یعنی دل سے دنیا کی محبت نکل جاتی ہے اور دل ایک ابدی اور لازوال لذت کا طالب ہو جاتا ہے پھر بعد اس کے ایک مصفّٰی اور کامل محبت الٰہی بباعث اس قلب سلیم کے حاصل ہوتی ہے اور یہ سب نعمتیں آنحضرت ﷺ کی پیروی سے بطور وراثت ملتی ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے۔...... (آل عمران :32)

یعنی ان کو کہہ دے کہ اگر تم خدا سے محبت کرتے ہو تو آؤ میری پیروی کرو تا خدا بھی تم سے محبت کرے بلکہ یکطرفہ محبت کا دعویٰ بالکل ایک جھوٹ اور لاف و گزاف ہے۔ جب انسان سچے طور پر خدا تعالیٰ سے محبت کرتا ہے تو خدا بھی اس سے محبت کرتا ہے تب زمین پر اس کے لئے ایک قبولیت پھیلائی جاتی ہے اور ہزاروں انسانوں کے دلوں میں ایک سچی محبت اس کی ڈال دی جاتی ہے اور ایک قوت جذب اس کو عنایت ہوتی ہے اور ایک نور اس کو دیا جاتا ہے جو ہمیشہ اس کے ساتھ ہوتا ہے۔ جب ایک انسان سچے دل سے خدا سے محبت کرتا ہے اور تمام دنیا پر اس کو اختیار کر لیتا ہے اور غیر اللہ کی عظمت اور وجاہت اس کے دل میں باقی نہیں رہتی، بلکہ سب کو ایک مرے ہوئے کیڑے سے بھی بدتر سمجھتا ہے۔ تب خدا جو اس کے دل کو دیکھتا ہے ایک بھاری تجلی کے ساتھ اس پر نازل ہوتا ہے اور جس طرح ایک صاف آئینہ میں جو آفتاب کے مقابل پر رکھا گیا ہے آفتاب کا عکس ایسے پورے طور پر پڑتا ہے کہ مجاز اور استعارہ کے رنگ میں کہہ سکتے ہیں کہ وہی آفتاب جو آسمان پر ہے اس آئینہ میں بھی موجود ہے ایسا ہی خدا ایسے دل پر اترتا ہے اور اس کے دل کو اپنا عرش بنا لیتا ہے۔“

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد نمبر 22 صفحہ 64 تا 65)

تعلق باللہ کا ثمر

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے اپنے رب کی طرف سے بطور حدیث قدسی بیان کیا کہا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جب بندہ ایک بالشت میرے قریب ہوتا ہے تو میں ایک ہاتھ اس کے قریب ہو جاتا ہوں۔ جب وہ ایک ہاتھ میرے قریب ہوتا ہے تو میں دو ہاتھ اس کے قریب ہو جاتا ہوں اور جب وہ میری طرف چل کر آتا ہے تو میں اس کی طرف دوڑتے ہوئے جاتا ہوں۔

(صحیح مسلم کتاب الذکر والدعا باب فضل الذکر)

اسی طرح حضرت ابوہریرہؓ سے ایک روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے یہ حدیث قدسی بیان فرمائی کہ

”میرا قرب حاصل کرنے کے لئے سب سے محبوب ذریعہ فرائض کی بجا آوری ہے اور میرا بندہ ہمیشہ نوافل کے ذریعہ میرا قرب حاصل کرتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرنے لگ جاتا ہوں۔ پس جب میں اس سے محبت کرتا ہوں تو میں اس کا کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اور اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اور اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس کے ساتھ وہ پکڑتا ہے اور اس کا پاؤں بن

جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے اور جب وہ مجھ سے مانگتا ہے تو میں اس کو دیتا ہوں اور اگر وہ مجھ سے پناہ مانگتا ہے تو میں اس کو پناہ دیتا ہوں۔''

(صحیح بخاری کتاب الرقاق باب التواضع)

تعلق باللہ میں کامل چین ہے

سیدنا حضرت مصلح موعود تعلق باللہ کی ضرورت و اہمیت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

''صرف اللہ تعالیٰ کی ہی ذات ہے جس سے تعلق پیدا کر کے انسان کامل چین پا سکتا ہے۔ مگر افسوس کہ لوگ اس طرف سب سے کم توجہ کرتے ہیں اور اپنے دردوں کا علاج ان دروازوں سے تلاش کرتے ہیں جہاں سے سوائے مایوسی کے کچھ حاصل نہیں ہو سکتا۔''

(تفسیر کبیر جلد 3 ص 99-100)

''قرآن کریم میں یہ تاثیر ہے کہ اس کی کوئی سورۃ بھی آدمی پڑھے اس کے دل میں اعلیٰ سے اعلیٰ روحانی تاثیرات پیدا ہونے لگیں گی۔ گویا بجائے شکوک پیدا کرنے کے وہ شکوک کو قطع کر دیتا ہے اور لوگوں کو ایسے مقامات تک پہنچا دیتا ہے کہ وہاں شک باقی ہی نہیں رہتا اور یہ تعلق باللہ کا مقام ہے۔ یہ مقام صرف قرآن کریم کی تلاوت سے حاصل ہوتا ہے۔''

(تفسیر کبیر جلد 3 ص 161)

تعلق باللہ میں زبردست قوت ایمانی ہے

اللہ تعالیٰ سے تعلق کے بعد انسان میں کتنی زبردست قوت ایمانی پیدا ہو جاتی ہے۔ اس بارے میں سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود بیان فرماتے ہیں کہ:

''جب کسی بندہ کے دل میں خدا کی عظمت اور اس کی محبت بیٹھ جاتی ہے اور خدا اس پر محیط ہو جاتا ہے جیسا کہ وہ صدیقوں پر محیط ہوتا ہے اور اپنی رحمت اور خاص عنایت کے اندر اس کو لے لیتا ہے اور ابرار کی طرح اس کو غیروں کے تعلقات سے چھڑا دیتا ہے تو ایسا بندہ کسی کو ایسا نہیں پاتا کہ اپنی عظمت یا وجاہت یا خوبی کے ساتھ اس کو پکڑ لے کیونکہ اس پر ثابت ہو جاتا ہے کہ تمام عظمت اور وجاہت اور خوبی خدا میں ہی ہے۔ پس کسی کی عظمت اور جلال اور قدرت اس کو تعجب میں نہیں ڈالتی اور نہ اپنی طرف جھکا سکتی ہے۔ سو اس کو دوسروں پر صرف رحم باقی رہ جاتا ہے خواہ بادشاہ ہوں یا شہنشاہ ہوں۔ کیونکہ اس کو ان چیزوں کی طمع باقی نہیں رہتی جو ان کے ہاتھ میں ہے۔ جس نے اس حقیقی شہنشاہ کے دربار میں بار پایا جس کے ہاتھ میں ملکوت السمٰوات والارض ہے پھر فانی اور جھوٹی بادشاہی کی عظمت اس کے دل میں کیونکر بیٹھ سکے؟ میں جو اس ملیک مقتدر کو پہچانتا ہوں تو اب میری روح اس کو چھوڑ کر کہاں اور کدھر جائے؟ یہ روح تو ہر وقت یہی جوش مار رہی ہے کہ اے شاہ ذوالجلال، ابدی سلطنت کے مالک، سب ملک اور ملکوت تیرے لئے ہی مسلم ہے تیرے سوا سب عاجز بندے ہیں بلکہ کچھ بھی نہیں۔'' (مجموعہ اشتہارات جلد 2 صفحہ 149-150)

کوئی اس پاک سے جو دل لگاوے
کرے پاک آپ کو تب اس کو پاوے

تعلق باللہ کی کیفیت

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود تعلق کی کیفیت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ''خدا تعالیٰ سے کامل تعلق پیدا کرنے والے اس شخص سے مشابہت رکھتے ہیں جو اول دور سے آگ کی روشنی دیکھے اور پھر اس سے نزدیک ہو جائے یہاں تک کہ اس آگ میں اپنے تئیں داخل کر دے اور تمام جسم جل جائے اور صرف آگ ہی باقی رہ جائے۔ اسی طرح کامل تعلق والا دن بدن خدا تعالیٰ کے نزدیک ہوتا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ محبت الٰہی کی آگ میں تمام وجود اس کا پڑ جاتا ہے اور شعلۂ نور سے قالب نفسانی جل کر خاک ہو جاتا ہے اور اس کی جگہ آگ لے لیتی ہے۔ یہ انتہا اس مبارک محبت کا ہے جو خدا سے ہوتی ہے۔ یہ امر کہ خدا تعالیٰ سے کسی کا کامل تعلق اس کی بڑی علامت یہ ہے کہ صفات الٰہیہ اس میں پیدا ہو جاتی ہیں اور بشریت کے رذائل شعلۂ نور سے جل کر ایک نئی ہستی پیدا ہوتی ہے اور ایک نئی زندگی نمودار ہوتی ہے جو پہلی زندگی سے بالکل مغائر ہوتی ہے۔''

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد 22 ص 16-17)

تعلق باللہ کے نظارے

قلبی تعلق باللہ کے علاوہ انسان کا تعلق باللہ اس کے ظاہری اعمال و عبادات اور رب العزت کے اس سے روزانہ کی زندگی میں حسن سلوک سے بھی ظاہر ہوتا ہے۔

1۔ آگ ٹھنڈی ہوگئی

حضرت ابراہیمؑ کو آپ کے معاندین نے شعلہ زن آگ میں پھینک دیا لیکن اس مرد خدا کا اپنے مولا سے ایسا تعلق تھا کہ اللہ تعالیٰ یہ صورت حال دیکھ کر خاموش نہ رہ سکا۔ اس صورت حال کو ایک نشان اور معجزے کا رنگ دے دیا اور آگ کے بارے میں اپنے قانون قدرت کو بدل کر رکھ دیا۔ جبکہ فرمایا: .... (الانبیاء آیت: 70) یعنی اے آگ (تیرا کام اور تاثیر تو جلانا ہے، تو ہر اس چیز کو بھسم کر دیتی ہے جو تیری لپیٹ میں آ جائے۔ لیکن آج میرے تعلق والا، میرا ایک پیارا تجھ میں پھینکا گیا ہے۔ پس اس کے لئے) تو ٹھنڈی پڑ جا اور سلامتی کا موجب ہو جا۔ چنانچہ وہ بھڑکتی ہوئی شعلہ زن آگ ابراہیمؑ کو نہ جلا سکی بلکہ اس کے لئے گل وگلزار بن گئی۔ پس وہ خدا ہی کی ہستی تھی جس نے اپنے وجود اور تعلق کا ثبوت دیتے ہوئے وہ معجزہ دکھایا۔

2۔ سمندر نے رستہ دے دیا

حضرت موسیٰؑ فرعون کے مظالم سے تنگ آ کر اللہ کے حکم سے بنی اسرائیل کو لے کر رات کی تاریکی میں مصر سے کنعان کی طرف روانہ ہوئے۔ رستے میں پڑنے والے سمندر کو عبور کرنے کے لئے اس میں داخل ہو گئے۔ فرعون نے اطلاع پا کر اپنی فوج کے ہمراہ سمندر میں تعاقب کیا۔ وہاں پر ان دونوں گروہوں سے اللہ کا جو سلوک ہوا وہ خدا کی ہستی اور اس پاک ذات کے موسیٰؑ سے زندہ تعلق کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اور جب ہم نے تمہارے لئے سمندر کو پھاڑ دیا اور تمہیں نجات دی جب کہ ہم نے فرعون کی قوم کو غرق کر دیا اور تم دیکھ رہے تھے۔ (البقرۃ آیت: 51)

3۔ دشمنوں کی آنکھوں اور ذہنوں پر پردہ

ہجرت کے وقت حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ کے مخالفین نے آپ کے گھر کا گھیراؤ کر لیا اور آپ کے قتل کا منصوبہ باندھا۔ جب اذن الٰہی سے آپ ﷺ گھر سے نکلے تو اللہ نے دشمنوں کو اندھا کر دیا کہ وہ آپ کو جاتے ہوئے دیکھ نہ سکیں۔ پھر آپ نے غار حرا میں پناہ لی۔ دشمنوں کے کھوجی آپ کے قدموں کے نشانات کی وجہ سے غار کے منہ تک پہنچ گئے مگر اللہ نے ان کو یہ توفیق نہ دی کہ وہ جھک کر ہی غار کے اندر دیکھ لیتے۔ اس طرح انتہائی خطرے کے وقت اللہ نے آپ کو دشمن کی دست اندازی سے کلیۃً محفوظ رکھا۔ خدا کا یہ سلوک بتاتا ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ کا اپنے مولا سے کتنا قریبی تعلق تھا۔ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود نے کیا ہی خوب فرمایا ہے کہ

''اگر تم خدا کے ہو جاؤ گے تو یقیناً سمجھو کہ خدا تمہارا ہی ہے۔ تم سوئے ہوئے ہو گے اور خدا تعالیٰ تمہارے لئے جاگے گا، تم دشمن سے غافل ہو گے اور خدا اسے دیکھے گا اور اس کے منصوبے کو توڑے گا۔ تم ابھی تک نہیں جانتے کہ تمہارے خدا میں کیا کیا قدرتیں ہیں اور اگر تم جانتے تو تم پر کوئی ایسا دن نہ آتا کہ تم دنیا کے لئے سخت غمگین ہو جاتے۔ ایک شخص جو ایک خزانہ اپنے پاس رکھتا ہے، کیا وہ ایک پیسہ کے ضائع ہونے سے روتا ہے اور چیخیں مارتا ہے اور ہلاک ہونے لگتا ہے۔ پھر اگر تم کو اس خزانہ کی اطلاع ہوتی کہ خدا تمہارا ہر ایک حاجت کے وقت کام آنے والا ہے تو تم دنیا کے لئے ایسے بے خود کیوں ہوتے؟ خدا ایک پیارا خزانہ ہے اس کی قدر کرو کہ وہ تمہارے ہر ایک قدم میں تمہارا مددگار ہے۔ تم بغیر اس کے کچھ بھی نہیں اور نہ تمہارے اسباب اور تدبیریں کچھ چیز ہیں۔''

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد 19 ص 22)

4۔ یاساریۃ الجبل

23 ہجری کی بات ہے جب سیدنا حضرت عمر فاروق خلیفۃ الرسولؓ مدینہ میں خطبہ دے رہے تھے۔ جبکہ حضرت ساریہؓ بن زنیم بن عبداللہ ملک فارس میں اسلامی لشکر کی قیادت کر رہے تھے۔ حضرت عمرؓ کو دکھایا گیا کہ اسلامی لشکر دشمن کے نرغے اور خطرے میں ہے اور قریب ہی ایک پہاڑی بھی دکھائی گئی۔ دوران خطبہ حضرت عمرؓ نے مضمون خطبہ سے ہٹ کر بلند آواز سے کہا ''یاساریۃ الجبل'' یعنی اے ساریہ! پہاڑ کے دامن میں آ جاؤ۔ حضرت ساریہ نے اس پیغام کو سنا، خلیفۂ وقت کی آواز کو پہچانا اور اس پر فوری عمل کر کے قریبی پہاڑ کی اوٹ میں آ کر دشمن کا مقابلہ کر کے فتح حاصل کی۔ خطبہ کے بعد صحابہ نے حضرت عمرؓ سے پوچھا کہ دوران خطبہ جو آپ نے یاساریۃ الجبل فرمایا تھا اس کی کیا وجہ تھی؟ آپ نے فرمایا کہ مجھے ساریہ کا لشکر دشمن کے نرغے میں دکھائی دیا تھا جس پر بے اختیار یہ الفاظ میرے منہ سے نکلے تھے۔ پھر جب لشکر کے لوگ واپس آئے تو انہوں نے بھی گواہی دی کہ حضرت ساریہ اور بعض دیگر صحابہ نے اس آواز کو ہزاروں میل دور سے سنا اور اس پر عمل کیا۔

(1۔ دلائل النبوۃ از ابوبکر احمد بن الحسین بن علی البیہقی۔ باب جامع اخبار النبی ص 186۔ از دار الفکر بیروت، 1418 ہجری۔ 2۔ براہین احمدیہ۔ روحانی خزائن جلد 1 ص 653)

پس آج سے چودہ سو سال قبل وہ کون سا ذریعہ تھا جس کی بنا پر اتنی دوری سے ان کا رابطہ ہوا تھا۔ یقیناً یہ نظارہ تعلق باللہ کی بہت بڑی دلیل ہے۔

5۔ صرف اللہ پر توکل

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود کا اپنے مولا سے تعلق کا یہ حال تھا کہ آپ بروقت نماز ادا فرماتے خواہ عدالت میں ہی کیوں نہ ہوں اور ذات باری کو ہر چیز پر مقدم رکھتے۔ چنانچہ آپ ایک واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

''میں بٹالہ ایک مقدمہ کی پیروی کے لئے گیا نماز کا وقت ہو گیا اور میں نماز پڑھنے لگا۔ چپڑاسی نے آواز دی مگر میں نماز میں تھا۔ فریق ثانی پیش ہو گیا اور بہت زور اس بات پر دیا۔ مگر عدالت نے پروا نہ کی اور مقدمہ اس کے خلاف کر دیا اور مجھے ڈگری دے دی۔ میں جب نماز سے فارغ ہو کر گیا تو مجھے خیال تھا کہ شاید حاکم نے قانونی طور پر میری غیر حاضری کو دیکھا ہو۔ مگر جب میں حاضر ہوا اور میں نے کہا کہ میں تو نماز پڑھ رہا تھا، تو اس نے کہا کہ میں تو آپ کو ڈگری دے چکا ہوں''

(حیات احمد جلد اول ص 74 از شیخ یعقوب علی عرفانی۔ راست گفتار پریس امرتسر نومبر 1928ء)

6۔ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب کی ڈھاکہ روانگی

حضرت مرزا طاہر احمد صاحب کراچی میں تھے جب آپ کو حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث کی طرف سے پیغام ملا کہ فوری طور پر ڈھاکہ بنگلہ دیش روانہ ہو جائیں کیونکہ وہاں پر جماعتی حالات ٹھیک نہیں ہیں وہاں جا کر ان کی راہنمائی کریں۔ یاد رہے کہ اس وقت بنگلہ دیش پاکستان کا حصہ تھا ڈھاکہ جانے کے لئے

ہوائی جہاز کا پتہ کیا گیا تو معلوم ہوا کہ کوئی جگہ نہیں ہے چانس پر ٹکٹ حاصل کیا گیا احباب کی تمام تر کوششوں کے باوجود جب کوئی سیٹ نہ مل سکی تو آپ کو مشورہ دیا گیا کہ آپ اگلے جہاز پر کچھ دن بعد ڈھاکہ چلے جائیں مگر حضرت مرزا طاہر احمد صاحب نے فرمایا کہ جب خدا کا خلیفہ مجھے فوراً ڈھاکہ جانے کا حکم دے رہا ہے تو میں کیونکر اس میں تاخیر کرسکتا ہوں۔ چنانچہ آپ اپنا سامان لے کر ائرپورٹ (Air Port) پہنچ گئے جبکہ سیٹ کنفرم نہیں تھی۔

کچھ دیر انتظار کے بعد ائرپورٹ (Air Port) کی انتظامیہ نے اعلان کر دیا کہ ڈھاکہ جانے والا جہاز روانگی کے لئے تیار ہے یہ سنتے پر تمام وہ لوگ جو چانس پر جانے کے لئے آئے ہوئے تھے مایوس ہو کر واپس چلے گئے۔ مگر حضرت میاں صاحب اس یقین کے ساتھ وہاں موجود رہے کہ یہ جہاز مجھے ضرور لے کر جائے گا۔ کیونکہ خلیفہ وقت کا منشاء یہ ہے کہ میں فوراً ڈھاکہ جاؤں۔ چنانچہ آپ انتظار میں ہی تھے کہ اعلان کیا گیا کہ ڈھاکہ جانے والے جہاز میں ایک شخص کی جگہ خالی ہے اگر کسی مسافر کے پاس ٹکٹ ہے تو فوراً رپورٹ کرے۔ آپ نے فوراً پیش قدمی کی اور اسی جہاز میں ڈھاکہ روانہ ہوئے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے ایک ناممکن کام کی خلیفہ وقت کی توجہ اور برکت سے ممکن بنا دیا۔

(النور، خلافت نمبر مئی 2009ء ص 33۔ از جماعت احمدیہ امریکہ)

7۔ حج کے لئے روانگی ممکن ہوگئی

حضرت مولانا عبدالمالک خاں صاحب سابق ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے بیان کیا کہ آپ کراچی میں بطور مربی تعینات تھے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے ایک صاحب کو آپ کے پاس اس پیغام کے ساتھ بھجوایا کہ ان صاحب کو حج پر بھجوانے کا انتظام کریں۔ ان دنوں حج پر جانے کے لئے بحری جہاز کے ذریعہ سفر کیا جاتا تھا۔ چنانچہ آپ متعلقہ دفتر میں حاضر ہوئے۔ اپنا مدعا بیان کیا تو آپ کو بتایا گیا کہ بحری جہاز کی تمام سیٹیں بک ہوچکی ہیں بلکہ بیس مسافر چانس پر بھی بکنگ کروا چکے ہیں۔ اس لئے درخواست دینے کا کوئی فائدہ نہیں ہے مکرم مولانا صاحب نے متعلقہ افسر سے درخواست کی کہ جیسے آپ پہلے بیس زائد درخواستیں لے چکے ہیں ایسے ہی ایک اور درخواست لے لیں آپ کے اصرار پر جب آپ کے ساتھی کی حج پر جانے کی درخواست جمع ہوچکی تو آپ نے متعلقہ افسر کو بتایا کہ اس سال کوئی اور فرد حج پر جائے یا نہ جائے مگر یہ شخص ضرور حج پر جائے گا۔ کیونکہ اس کو حج پر بھجوانے کے لئے خلیفہ وقت نے بھجوایا ہے۔ اگر آپ اس کو حج پر بھجوانے میں مدد دیں گے۔ تو خدا آپ کو بھی برکتوں سے نوازے گا۔

چنانچہ آپ مربی ہاؤس آ کر روانگی کے دن کا انتظار کرنے لگے۔ روانگی کے دن آپ کو فون آیا کہ بحری جہاز روانہ ہونے میں ایک گھنٹہ باقی ہے ایک مسافر اچانک بیماری کے باعث سفر نہیں کرسکتا چانس پر ٹکٹیں لینے والے دیگر لوگ دور ہیں اس لئے آپ کے لئے موقع ہے اگر ایک گھنٹے کے اندر اندر آپ اپنے ساتھی کو بندرگاہ پر لے آئیں تو وہ حج پر جاسکتا ہے آپ تو پہلے ہی اس یقین کے ساتھ تیار بیٹھے تھے کہ خلیفہ وقت کا بھجوایا ہوا شخص ضرور حج پر جائے گا چنانچہ آپ نے موصوف کو فوراً بندرگاہ پہنچایا۔ جو خلیفہ وقت کی توجہ اور دعا کی وجہ سے حج کے لئے روانہ ہوگئے۔ جو کہ بظاہر ناممکن معلوم ہوتا تھا۔

(النور، خلافت نمبر مئی 2009ء ص 34 از جماعت احمدیہ امریکہ)

حضرت اقدس مسیح موعود کے بعد آپ کے خلفاء اور رفقاء سے خدا کا سلوک اور آپ کی جماعت کا نیک نمونہ، حقوق اللہ اور حقوق العباد کی باحسن ادائیگی تعلق باللہ کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ حتیٰ کہ احمدی خواتین کے تعلق باللہ کی مثالوں سے ہی تاریخ بھری پڑی ہے۔

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود بیان فرماتے ہیں:

''لکھا ہے کہ مسیح موعود کے ظہور کے وقت یہ انتشار نورانیت اس حد تک ہوگا کہ عورتوں کو بھی الہام شروع ہو جائے گا اور نابالغ بچے .... کریں گے اور عوام الناس روح القدس سے بولیں گے اور یہ سب کچھ مسیح موعود کی روحانیت کا پرتو ہوگا۔''

(ضرورۃ الامام۔ روحانی خزائن جلد 13 ص 475)

پس انسان کا تعلق باللہ ہی اس کی محبت الٰہی کی دلیل ہے اور محبت الٰہی کے نتیجہ میں ہی انسان تعلق باللہ کا مقام حاصل کر پاتا ہے۔

مکرم ہومیوڈاکٹر نذیر احمد مظہر صاحب

پانی سے وزن کم کرنا

وہ لوگ جو ہر وقت اس الجھن میں رہتے ہیں کہ اپنا وزن کیسے کم کیا جائے ان کے لئے نسخہ ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ پانی پئیں کیونکہ پانی میں نہ تو کیلوریز ہوتی ہیں، نہ چربی یا کولیسٹرول اور اس میں سوڈیم بھی نہیں ہوتی ہے۔ نیز پانی چربی کو تحلیل کرنے میں بھی مدد دیتا ہے۔

حالیہ تحقیق سے پتہ چلتا ہے کہ اگر کم مقدار میں پانی پیا جائے تو جسم میں چربی میں دن بدن اضافہ ہوتا جاتا ہے جبکہ اس کے برعکس جتنا زیادہ پانی پیا جائے جسم میں اتنی ہی کم چربی پیدا ہوتی ہے۔

اگر ہم زیادہ مقدار میں پانی نہیں پیتے تو نتیجتاً ہمارے گردے بھی بہتر طور پر اپنا کام نہیں کرپاتے جس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ ان کے حصے کا کچھ کام جگر کو کرنا پڑتا ہے۔ جس کی وجہ سے جگر پر کام کا بوجھ بڑھ جاتا ہے اور وہ اپنا کام احسن طریق پر سرانجام نہیں دے پاتا۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ درج بالا کا وزن کم کرنے سے کیا تعلق بنتا ہے۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ چونکہ میٹابولائزنگ فیٹس (چربی کو تحلیل کرنے کا عمل) جگر کا بنیادی فعل ہے اور جب جگر کو گردوں کا کام بھی کرنا پڑتا ہے اور وہ اپنا مقررہ کام بطریق احسن نہیں کرپاتا تو اس کا نقصان یہ ہوتا ہے کہ فیٹس (چربی) کم مقدار میں میٹابولائز (تحلیل) ہوتے ہیں اور جسم میں جمع ہوتے رہتے ہیں۔ جس کی وجہ سے وزن بڑھنا شروع ہوجاتا ہے۔

جب ہم ڈائٹنگ کرتے ہیں تو اس دوران ہم کیلوریز کو ایک خاص حد سے زیادہ جسم میں جانے سے روکتے ہیں اور ایسا کرنے سے پانی کی تقریباً 30 فیصد مقدار جو خوراک کی صورت میں ہر انسان اپنے اندر لے جاتا ہے ہم اس مقدار کو کم کر دیتے ہیں کیونکہ ہم ڈائٹنگ پر ہوتے ہیں لہٰذا اس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ جب کوئی شخص ڈائٹنگ پر ہو تو اسے چاہئے کہ زیادہ مقدار میں پانی پیئے تا کہ پانی کی وہ مقدار جو بذریعہ روزمرہ خوراک جسم میں جاتی ہے جسم کو مہیا ہوتی رہے اور ہمارا جسم پانی کی کمی کا شکار نہ ہو۔

جسم کو پھولنے سے بچانے کا سب سے بہترین طریقہ یہ ہے کہ اپنے جسم کو وہ دیں جس کی اُسے ضرورت ہے یعنی زیادہ سے زیادہ پانی۔

اس وقت بہت حیرانی ہوتی ہے جب یہ سننے کو ملتا ہے کہ جناب میں زیادہ پانی اس لئے نہیں پیتا کیونکہ زیادہ پانی پینے سے میرا جسم پھول جاتا ہے جبکہ حقیقت اس کے برعکس ہے اور وہ یہ کہ جس قدر آپ کم مقدار میں استعمال کریں گے آپ کے جسم کے پھولنے کے امکانات اتنے ہی زیادہ ہوں گے۔

الف۔حیدری

میری بڑی بہن مکرمہ سلطان حیدری بیگم صاحبہ

''دیکھو مومن کا دل ایسا صاف ہونا چاہئے جیسے روشندان کا یہ شیشہ''۔

یہ بات سلطان حیدری بیگم صاحبہ نے مجھے اس وقت کہی تھی جبکہ میں ابھی بہت چھوٹی تھی اور وہ بھائی جان کے کمرے کا روشندان صاف کررہی تھیں۔

سلطان حیدری بیگم صاحبہ دس بہن بھائی تھے۔ سلطان حیدری بیگم صاحبہ چوتھے نمبر پر تھیں۔ آپ سے بڑے دو بھائی رشید احمد اور ارشاد احمد تھے اور ایک بہن مبارکہ بیگم آپ سے بڑی تھیں۔

سلطان حیدری بیگم صاحبہ کی پیدائش کے موقع پر ہماری دادی جان قادیان بغرض علاج گئی ہوئی تھیں۔ قادیان میں دادی جان نے خواب میں دیکھا کہ حضرت اماں جان تشریف لائی ہیں اور فرماتی ہیں کہ تمہارے ہاں پوتی ہوئی ہے اور اس کا نام سلطان حیدری بیگم رکھنا۔ چنانچہ جب دادی جان اپنے گھر سیالکوٹ چھاؤنی آئیں تو پوتی پیدا ہوچکی تھی اور اس کا نام سب سوچ رہے تھے۔ دادی جان نے خواب کے بارے میں بتایا کہ حضرت اماں جان نے اس کا نام ''سلطان حیدری بیگم'' رکھا ہے۔ سب نے نام پسند کیا اور یہ نام رکھ لیا گیا۔

ہماری امی جان نے ہمشیرہ کی تربیت کا خاص خیال رکھا۔ آپ نے قرآن مجید ایک بزرگ سے پڑھا۔ اس کے بعد ایک استانی صاحبہ کے پاس ''حقیقۃ الوحی'' پڑھنے کے لئے گئیں۔ مگر بعد میں دادا جان نے کہا کہ استانی جی کو گھر میں بلالو۔ دادا جان سب بچوں سے پیار کرتے تھے۔ سلطان حیدری بیگم صاحبہ کو تو اپنی آنکھوں سے ایک لحہ کے لئے بھی اوجھل نہ ہونے دیتے تھے۔

سلطان حیدری بیگم صاحبہ کا حقیقۃ الوحی کتاب پڑھنے سے دینی کتب پڑھنے کی طرف بے حد رجحان ہوگیا۔ چھوٹے بہن بھائیوں کی تربیت کا بے حد خیال رکھتی تھیں۔ آپ ساری دوپہر نہ سوتی تھیں کہ کہیں بچے باہر نہ نکل جائیں۔ اپنے ساتھ نماز پڑھاتیں اور اس بات کا خاص خیال رکھتی تھیں کہ بچے جھوٹ نہ بولیں۔

آپ لجنہ کی بھی بہت فعال رکن تھیں۔ عورتوں کو گھر میں اجلاس کرواتیں اور دینی کتب کا درس دیتیں۔ نماز جمعہ بھی ہمارے گھر عزیز منزل میں ہی ہوتا تھا۔ جمعہ کے دن دونوں بھائی اور آپا جان سلطان حیدری بیگم صاحبہ مل کر صفائی کرتے۔ پھر بھائی جان ارشاد احمد نداء دیتے اور پھر جمعہ کی نماز ادا کرتے۔

آپا جی سلطان حیدری بیگم صاحبہ بیاہ کر قادیان چلی گئیں۔ وہاں جا کر بھی آپ نے تربیتی امور میں حصہ لیا اور گھر گھر جا کر عورتوں کو قرآن مجید پڑھاتی تھیں۔ آپا جی کی دانائی اور عقلمندی کے سب قائل تھے۔ یہاں تک کہ ابا جان جب بھی کوئی مشورہ کرتے تو ان سے کرتے۔ آپا جان کو بھائیوں سے بے انتہا پیار تھا۔ ان کی شادیوں پر اپنے ہاتھ سے بری جوڑے بناتی تھیں۔

آپا جی اپنی وفات کے آخری ایام تک قادیان میں مقیم رہیں اور دل وجان سے دینی خدمات بجالاتی رہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ان کی خدمات کو قبول فرماتے ہوئے ان کے درجات بلند فرمائے۔ (آمین)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر؍امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ہمدردیٔ مخلوق

۞ جن احباب کے گھروں میں ادویات ہیں اور وہ ان سے استفادہ نہیں کر رہے ان سے گزارش ہے کہ وہ ادویات فضل عمر ہسپتال میں بطور عطیہ دے کر ممنون فرمائیں۔

مخلوق خدا کی ہمدردی اور ان کی خدمت کا ایک موقع اس وقت ہوتا ہے جب کوئی شخص بیمار ہو جائے۔ بیماروں کی ایک بڑی تعداد ایسی ہے جو فضل عمر ہسپتال میں دور ونزدیک سے آتی ہے آپ کی دی ہوئی وہ ادویات جو گھر میں بے فائدہ پڑی ہیں اور ان کا کوئی مصرف نہیں اگر وہ ادویات کسی نادار مریض کے استعمال میں آجائیں تو مریض کو بھی فائدہ ہوگا اور آپ کو بھی اس کی خدمت اور ثواب کا موقع مل جائے گا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کو اس کار خیر کی وجہ سے اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین۔ ادویات ہسپتال بھجواتے وقت دفتر ایڈمنسٹریشن سے ان کی رسید گی ضرور حاصل کر لیں۔ یاد رہے کہ ادویات سیل بند ہوں اور Expired نہ ہوں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

درخواست دعا

۞ مکرم پروفیسر ملک تنویر احمد صاحب آصف بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور چند روز پہلے دوبارہ بیہوش ہو گئے تھے تین دن بیہوشی میں رہنے کے بعد اب ہوش میں آگئے ہیں۔ ڈاکٹرز ہسپتال لاہور میں داخل ہیں۔ ان کا جگر بھی سکڑ گیا ہے۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

۞ مکرم رانا مبارک احمد صاحب صدر علامہ اقبال ٹاؤن لاہور تحریر کرتے ہیں۔

مکرم طارق سعید صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کی والدہ محترمہ انیسہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد ایوب صاحب کی بیک بون میں ایک حادثہ کی وجہ سے فریکچر ہو گیا ہے۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

۞ مکرم حبیب اللہ قریشی صاحب سابق سیکرٹری مال حلقہ سبزہ زار لاہور پھیپھڑوں کی تکلیف کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

۞ مکرم حمید اللہ قریشی صاحب سمن آباد لاہور کو فالج ہوا ہے۔ تکلیف اور کمزوری بہت ہے احباب جماعت سے شفاء کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

تکمیل حفظ قرآن

۞ مکرم حاجی جمیل احمد صاحب دار العلوم شرقی مسرور ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ میری بیٹی سدرہ جمیل نے دو سال آٹھ ماہ میں مکرم حافظ قاری محمد صدیق صاحب کے زیر نگرانی قرآن کریم حفظ کرنے کی توفیق پائی۔ اس سلسلہ میں مورخہ 7؍اپریل 2010ء کو گھر پر ایک تقریب کا انعقاد کیا۔ تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزہ سدرہ جمیل نے کی۔ بعد میں محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے دعا کروائی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو قرآنی تعلیمات پر عمل کرنے والی اور قرآنی علوم کو پھیلانے والی بنائے۔ آمین

نکاح و تقریب شادی

۞ مکرم سید عبدالسلام باسط صاحب نائب امیر ضلع جہلم تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بیٹی مکرمہ دُرِّ شہوار سید صاحبہ کے نکاح کا اعلان مکرم سید نجم السحر صاحب سبزواری ابن مکرم سید مشتاق احمد صاحب سبزواری آف راولپنڈی کے ہمراہ مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے تین لاکھ روپیہ حق مہر پر مورخہ 22 مارچ 2010ء کو جہلم میں کیا۔ بارات مورخہ 3؍اپریل 2010ء کو راولپنڈی سے جہلم آرمی سروسز کلب آئی۔ رخصتی کے وقت مکرم مرزا خورشید عاقل صاحب صدر جماعت جہلم شہر نے دعا کروائی۔ دلہن مکرم سید عبدالباسط صاحب مرحوم سابق نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی پوتی، حضرت سید میر مہدی حسین صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کے از 313 کی نسل سے اور مکرم سید سعید احمد صاحب مرحوم سابق صدر منڈی وار برٹن کی نواسی ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کیلئے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور شیریں ثمرات سے نوازے۔ آمین

اسی طرح خاکسار کی بیٹی مکرمہ وجیہہ سید صاحبہ کے نکاح کا اعلان مکرم سید نبیل بن خلیل صاحب ابن مکرم سید خلیل احمد صاحب آف شاہ تاج شوگر مل کے ہمراہ تین لاکھ روپیہ حق مہر پر مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے مورخہ 22 مارچ 2010ء کو آرمی سروسز کلب میں کیا۔ اسی روز بعد دوپہر رخصتی عمل میں آئی۔ دعا بھی مکرم حافظ مظفر احمد صاحب نے ہی کروائی۔ دلہن مکرم سید عبدالباسط صاحب مرحوم سابق نائب معتمد خدام الاحمدیہ کی پوتی، حضرت سید میر مہدی حسین صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کے از 313 کی نسل سے اور مکرم سید سعید احمد صاحب سابق صدر منڈی وار برٹن کی نواسی ہے۔ دلہا مکرم احمد علی شاہ صاحب مرحوم سابق نائب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ کے نواسے ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کیلئے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور شیریں ثمرات سے نوازے۔ آمین

اعلان دار القضاء

(مکرم فاروق احمد خان صاحب ترکہ جعفر احمد خان صاحب)

۞ مکرم فاروق احمد خان صاحب نے درخواست دی ہے کہ میرے بھائی محترم جعفر احمد خان صاحب وفات پا چکے ہیں ان کے نام قطعہ نمبر 3/1 دار الصدر برقبہ 6 کنال 2 مرلہ 136 مربع فٹ میں سے 10 مرلہ 221 مربع فٹ منتقل کردہ ہے۔ جملہ ورثاء میں سے مکرم فاروق احمد خان صاحب، مکرم فرخ احمد خان صاحب اور مکرمہ منصورہ باسمہ حمید صاحبہ اپنی والدہ مکرمہ صاحبزادی امۃ الباری بیگم صاحبہ کے حق میں دستبردار ہو چکے ہیں۔

تفصیل ورثاء

(1) مکرمہ صاحبزادی امۃ الباری بیگم صاحبہ (والدہ)
(2) مکرم فاروق احمد خان صاحب (بھائی)
(3) مکرمہ منصورہ باسمہ حمید صاحبہ (ہمشیرہ)
(4) مکرم سلمان احمد صاحب (بھائی)
(5) مکرم فرخ احمد خان صاحب (بھائی)
(6) مکرم انصر الیاس احمد خان صاحب (بھائی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو مطلع کر کے ممنون فرمائیں۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

سانحہ ارتحال

۞ مکرم جمیل اختر بسرا صاحب صدر جماعت احمدیہ سرگودھا کینٹ تحریر کرتے ہیں۔

میری والدہ محترمہ مختار بیگم صاحبہ زوجہ مکرم محمد اختر بسرا صاحب معمولی علالت کے بعد مورخہ 27 مارچ 2010ء کو آبائی گاؤں فیض آباد ضلع سیالکوٹ میں وفات پا گئیں۔ آپ موصیہ تھیں میت اسی روز ربوہ لائی گئی بیت المبارک میں نماز جنازہ محترم سید محمود احمد شاہ صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے پڑھائی۔ آپ نہایت درجہ کی صابر، شکر گزار، نماز اور روزہ کی پابندی سے ادائیگی کرنے والی تھی۔ خاندان میں پہلی موصیہ ہیں۔ بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔ اپنے پیچھے ایک بیٹی اور 4 بیٹے سوگوار چھوڑے ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ والدہ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے ان سے بے انتہا رحم اور مغفرت کا سلوک فرمائے۔ جملہ پسماندگان و عزیز واقارب کو صبر جمیل اور ہمت و حوصلہ عطا فرمائے اور ہمیشہ ان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین

سانحہ ارتحال

۞ مکرم چوہدری بلال احمد صاحب چک نمبر 84 ج۔ب سرشمیر روڈ فیصل آباد تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے والد محترم چوہدری مقصود احمد صاحب زعیم مجلس انصار اللہ 84 ج۔ب ضلع فیصل آباد کے ماموں مکرم چوہدری ہدایت اللہ صاحب ولد مکرم چوہدری رحمت اللہ صاحب رفیق حضرت مسیح موعود ساکن چک نمبر HR327 مروٹ حال ربوہ کافی عرصہ بیمار رہنے کے بعد مورخہ 31 مارچ 2010ء کو بعمر 90 سال اپنے خالق حقیقی سے جاملے۔ مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند تھے اور نظام خلافت کے ساتھ گہری وابستگی رکھتے تھے آپ نے پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ چار بیٹے اور 5 بیٹیاں سوگوار چھوڑی ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

ملازمت کے مواقع

۞ Fadex کمپنی کو جنرل مینیجر کمرشل، جنرل مینیجر کارپوریٹ، کمرشل مینیجر، کوالٹی انشورنس مینیجر، ہیومن ریسورسز مینیجر، مارکیٹنگ مینیجر، کسٹمر سروس مینیجر، آپریشن مینیجر اور پرچیز مینیجر درکار ہیں۔ درخواستیں 18؍اپریل 2010ء تک vacancy@gerrys.com.pk بھجوائی جاسکتی ہیں۔

۞ ڈیفنس ہاؤسنگ اتھارٹی کراچی کو اسسٹنٹ مینیجر سپورٹس، Lady Receptionist، کنٹرول روم انچارج، کاسٹ کنٹرولر، لیب اسسٹنٹ اور CCTV آپریٹرز درکار ہیں۔ درخواستیں 10؍اپریل 2010ء تک ایڈیشنل ڈائریکٹر پرسانل DHA کراچی 75500 پر بھجوائی جاسکتی ہیں۔
www.dhakarachi.org

۞ Sukkur IBA کمپنی کو ٹیلی فون آپریٹر، Receptionist، لیب اسسٹنٹ، سب انجینئر سول جنریٹر آپریٹر اور سیکیورٹی نوجوان درکار ہیں۔ رابطہ کیلئے
www.iba-suk.edu.pk

نوٹ: اشتہارات کی تفصیل کیلئے 4؍اپریل 2010ء کا اخبار ڈان ملاحظہ فرمائیں۔

(نظارت صنعت وتجارت)

☆......☆......☆

خبریں

پاکستان سول نیوکلیئر ڈیل کا اہل ہے، ذمہ دار ملک ہے

واشنگٹن میں جوہری سلامتی سربراہ کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے وزیر اعظم یوسف رضا گیلانی نے کہا کہ ایٹمی دہشت گردی کے خطرے سے نمٹنے کے لئے تمام ممالک کو ضروری اقدامات کرنا ہوں گے۔ پاکستان ایک ذمہ دار ایٹمی ملک ہے اور اپنی ذمہ داریوں سے بخوبی آگاہ ہے۔ پاکستان کو سول ایٹمی ٹیکنالوجی فراہم کی جائے۔ 35 سال سے کامیاب نیوکلیئر پاور آپریشن کر رہے ہیں اور اعلیٰ تربیت یافتہ افراد کی موجودگی میں پاکستان ہر لحاظ سے عالمی سول نیوکلیئر تعاون میں شرکت کا اہل ہے۔ اس لئے پاکستان کو عالمی سول نیوکلیئر تعاون مین شریک کیا جائے۔

خیبر پختونخواہ کے خلاف ایبٹ آباد میں پر تشدد احتجاج

ایبٹ آباد میں صوبہ سرحد کا نام خیبر پختونخواہ رکھے جانے کے خلاف اور ہزارہ صوبے کے قیام کیلئے مظاہرہ کرنے والوں پر پولیس کی فائرنگ، شیلنگ اور لاٹھی چارج سے 8/افراد جاں بحق جبکہ سابق ڈپٹی سپیکر قومی اسمبلی سردار محمد یعقوب سمیت 100 زخمی ہوگئے۔ مشتعل مظاہرین نے حملہ کر کے تھانہ کینٹ کو آگ لگا دی اور پولیس ٹرک، موبائل سمیت متعدد گاڑیاں بھی نذر آتش کر دیں۔ مظاہرین نے ٹائر جلا کر سڑکیں بلاک کر دیں۔ مظاہرین نے ہزارہ صوبے کے قیام تک احتجاج جاری رکھنے کا اعلان کیا ہے۔

18 ویں ترمیم کا بل سینٹ میں پیش

سینٹ میں مختلف سیاسی جماعتوں سے تعلق رکھنے والے افراد نے قومی اسمبلی سے منظور ہونے والے اٹھارہویں آئینی ترمیمی بل میں مزید 21 ترامیم کی تجاویز جمع کرا دی ہیں۔ پیش کی گئی تجاویز میں آئینی ترامیم سے صوبہ خیبر پختونخواہ کا نام حذف، جنوبی پنجاب بہاولپور اور سرائیکی صوبے کا نام شامل اور قبائلی علاقے کو قبائلستان کا نام دیا جانے کی تجاویز پیش کی گئی ہیں۔ تجاویز میں مزید کہا گیا ہے کہ جمعہ کو وفاقی حکومت کی جانب سے چھٹی کا دن قرار دیا جائے اور صوبائی اسمبلیوں کو دوتہائی اکثریت سے صوبے کا نام تبدیل کرنے کا اختیار دیا جائے۔

بجلی بحران جاری، ملک بھر میں مظاہرے

ملک بھر میں بجلی کا بحران جاری ہے۔ شارٹ فال پانچ ہزار میگاواٹ کے قریب پہنچنے کے بعد بجلی کی طویل لوڈشیڈنگ کی جارہی ہے۔ بجلی کی طویل بندش کے خلاف مختلف شہروں میں مظاہرے جاری ہیں۔ ربوہ سمیت چھوٹے بڑے شہروں میں 10 سے 16 جبکہ دیہات میں 18 سے 20 گھنٹے کی لوڈ شیڈنگ کی جا رہی ہے۔ عوام لوڈشیڈنگ کے خلاف سراپا احتجاج بنے ہوئے ہیں۔

پنجاب حکومت کا صدارتی حکم پر قیدیوں کی سزا میں کمی کرنے سے انکار

پنجاب حکومت نے صدر زرداری کی جانب سے 18 ویں ترمیم کی خوشی میں قیدیوں کی ایک چوتھائی سزا معافی کے نوٹیفکیشن پر عملدرآمد سے انکار کر دیا جبکہ پنجاب حکومت نے معاملے کا ازسرنو جائزہ لینے کیلئے وفاق کو خط لکھ دیا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ 18 ویں ترمیم ابھی منظور ہی نہیں ہوئی اور نہ ہی وفاقی حکومت نے صوبوں سے اس حوالے سے مشاورت کی ہے۔

ایران کے خلاف پابندیاں قبول نہیں

چین نے امریکہ پر واضح کر دیا ہے کہ وہ ایران کے خلاف نئی پابندیوں کی حمایت نہیں کرے گا اور نہ ہی ایران کے خلاف پابندیاں قبول ہیں۔

ڈسکوری کے خلائی مشن میں توسیع

امریکی خلائی تحقیق کے ادارے ناسا نے انٹرنیشنل سپیس سٹیشن پر جانے والی خلائی شٹل ڈسکوری کے مشن میں ایک دن کی توسیع کر دی ہے۔ ناسا حکام کا کہنا ہے کہ مشن میں توسیع کا مقصد ڈسکوری کی ہیٹ شیلڈ کے معائنے کیلئے موقع فراہم کرنا ہے۔ جو ابھی تک بین الاقوامی خلائی سٹیشن پر ہے۔ بتایا گیا ہے کہ 2003ء میں کولمبیا شٹل کی ہیٹ شیلڈ کا معائنہ نہ کئے جانے کی وجہ سے دوبارہ زمین پر آتے ہوئے خراب ہوگئی تھی۔

سنگل ٹیوشن: انگلش
+ دیگر تمام مضامین میں رہنمائی اور نگرانی
سجاد سنٹر ربوہ: 0334-6372030

مکان برائے فروخت
مکان نمبر 11/17 دارالعلوم غربی ثناء رقبہ 10 مرلے چار کمرے، دو باتھ رومز، کچن، صحن برائے فروخت ہے
رابطہ: 0322-5850432

الرحمٰن پراپرٹی سنٹر
اقصیٰ چوک ربوہ۔ موبائیل: 0301-7961600
0321-7961600
پروپرائیٹر: رانا حبیب الرحمٰن فون دفتر: 6214209

مکرم عنایت اللہ زاہد صاحب امیر مربی انچارج

جماعت احمدیہ یوگنڈا کا 22 واں جلسہ سالانہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ یوگنڈا کا 22 واں جلسہ سالانہ مورخہ 15 تا 17 جنوری 2010ء کو کمپالا میں منعقد ہوا۔

اس جلسہ کی افتتاحی تقریب میں یوگنڈا کی ڈپٹی سپیکر صاحبہ شامل ہوئیں۔ لوائے احمدیت اور یوگنڈا کے قومی پرچم لہرائے جانے کے بعد خاکسار نے افتتاحی تقریر میں سیرت النبیؐ کے موضوع پر روشنی ڈالی۔

افتتاحی اجلاس میں پاکستان کے آنریری قونصلیٹ کے علاوہ اس علاقہ کے ممبر پارلیمنٹ اور امریکہ کے سفیر بھی شامل ہوئے۔ ڈپٹی سپیکر صاحبہ نے اپنی تقریر میں جلسہ سالانہ یو۔کے میں شامل ہونے اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کا ذکر کیا اور وعدہ کیا کہ آئندہ آپ کے ہر جلسہ میں شامل ہوں گی۔ انہوں نے یوگنڈا میں جماعتی خدمات کو سراہا۔ اس جلسہ میں مرکزی مربیان نے بڑے مؤثر رنگ میں مختلف علمی و تربیتی موضوعات پر تقاریر کیں۔

جلسہ کے دوران روزانہ نماز تہجد با جماعت ادا کی گئی اور پانچوں نمازوں کے علاوہ درس قرآن وحدیث اور سوال و جواب کا سلسلہ بھی جاری رہا۔

آخری روز محترمہ رقیہ صاحبہ وزیر برائے مذہبی امور جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے مسلمان ہیں نے بھی شرکت کی اور بڑے فخر سے بتایا کہ انہیں بھی جلسہ سالانہ انگلستان میں شامل ہونے اور حضور انور سے ملاقات کا شرف حاصل ہو چکا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یو۔کے جلسہ سالانہ میں جماعت کی تنظیم اور رضا کاروں کی دن رات کی خدمت اور حضور انور کے مشفقانہ سلوک نے انہیں بہت متاثر کیا ہے۔ اس کے علاوہ محترمہ فریدہ صاحبہ اور محترمہ مریم صاحبہ ممبران پارلیمنٹ نے اس جلسہ میں شرکت کی اور تقاریر کیں۔

اس جلسہ کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ملکی ریڈیوز، اخبارات اور ٹی وی چینلز نے شائع و نشر کیا۔ خاص طور پر یوگنڈا ٹی وی نے سارے جلسہ کی کوریج پر مشتمل نصف گھنٹہ کا پروگرام دکھایا۔ اسی طرح دوسرے چینلز نے بھی پروگرام نشر کئے۔ اور خاکسار کے انٹرویوز بھی نشر کئے۔ قارئین کی خدمت میں درخواست دعا ہے اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس جلسہ کو بابرکت کرے اور ہمارے لئے بہترین نتائج پیدا ہوں۔ آمین

(الفضل انٹرنیشنل 12 مارچ 2010ء)

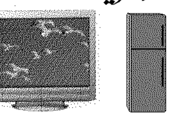

ربوہ میں طلوع وغروب 14/اپریل

طلوع فجر	4:14
طلوع آفتاب	5:39
زوال آفتاب	12:09
غروب آفتاب	6:38

بقیہ از صفحہ 2

3۔ مکرمہ شائستہ جبین صاحبہ اہلیہ مکرم ظہیر احمد خان صاحب مربی سلسلہ لندن 4۔ مکرم عبدالصبور خان صاحب ربوہ 5۔ مکرم عبدالشکور خان صاحب جرمنی

سب شادی شدہ اور صاحب اولاد ہیں اور جنازہ کے موقع پر سب بچے موجود تھے۔

12/اپریل 2010ء کو محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے بعد نماز عصر بیت المبارک میں نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید نے دعا کرائی۔

احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔ ہمیں ان کی نیکیاں جاری رکھنے کی توفیق دے اور ان کی دعاؤں کا ہمیں وارث بناتا رہے۔ آمین

خالص سونے کے زیورات
Ph:6212868
Res:6212867
Mob: 0333-6706870
فینسی جیولرز
میاں اظہر احمد
میاں مظہر احمد
محسن مارکیٹ
اقصیٰ روڈ ربوہ

FD-10